

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

اُمہات المؤمنین
کی
شان و عظمت

خطبہ جمعۃ المبارک

سلسلہ نمبر: 135

تاریخ: 03 اکتوبر 2025

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا

0345-7498623 0345-7376662

خطبہ جمعۃ المبارک

امہات المؤمنین کی شان و عظمت

مدیر اعلیٰ: جانشین شمس الفقہاء، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر ابو الانوار **مفتی محمد امجد فریدی** چشتی زید مجدہ

زیر نگرانی: جگر گوشہ قبلہ سیدی شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر مفتی **محمد راشد فریدی** چشتی زید مجدہ

زیر قیادت: استاذ العلماء، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد اللہ یار فریدی چشتی** زید مجدہ

حسب فرمائش: جگر گوشہ قبلہ سیدی شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ **پیر حافظ القاری محمد** شاہد فریدی چشتی زید مجدہ

پیشکش: **شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ (رجسٹرڈ) بصیر پور** تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑا۔

برائے رابطہ: 0345.7124398 0305.2748310 0311.7491598

منقبت

واجبِ تعظیم وعزت، لائقِ صد احترام
! اَلسّلام اے اُمہات المومنیں اعلیٰ مقام
! ہو کرم کی اک نظر اے اُمہات المومنیں
میں غلام ابنِ غلام ابنِ غلام ابنِ غلام
سورہِ احزاب میں فرما رہا ہے خود خدا
مومنوں کی ماں ہے ہر اک زوجہِ خیرُ الانام
ہوں خدیجہ، حفصہ، زینب، اُمّ سلمہ، ماریہ
بنتِ حارث، عائشہ، یا زینبِ ذی احترام
سودہ و اُم حبیبہ، صفیہ و میمونہ ہوں
اُمہات المومنیں ہیں سب کی سب عالی مقام
بعدِ "تطہیراً" کلامِ پاک میں "وَاذکُرنَ" ہے
یعنی اہلِ بیت میں ازواج ہیں شامل تمام
ہر کسے آمد نہ شُد ایں جا برائے منقبت
مدح خوانِ اُمہات المومنیں! تم پر سلام
اُمہات المومنین کا خاص مجھ پر ہے کرم
ورنہ ممکن ہی کہاں تھا لکھتا میں ایسا کلام
آں کہ دریائے کرم است، ایں کہ دانش بے نوا
یک نظر اے اُمہاتُ المومنیں بر ایں غلام

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ رسوله الكريم

امّا بعد ! فاعوذ باللہ من الشّيطٰن الرجيم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

" النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ "

صدق اللہ العظیم وصدق رسوله النبی الكريم الامين

الصّلوٰةُ والسّلامُ علیک یا سیّدی یا رسول اللہ ﷺ

الصّلوٰةُ والسّلامُ علیک یا سیّدی یا حبیب اللہ ﷺ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیّدی یا خاتم النّبیین ﷺ

معزز سامعینِ کرام!

آج کا موضوع اُن پاکیزہ ہستیوں کے بارے میں ہے، جنہیں خود اللہ ربّ العزت نے "امہات المؤمنین "یعنی مؤمنین کی مائیں قرار دیا۔ جی ہاں، وہ عظیم خواتین، وہ پاکباز بیبیاں، جنھوں نے نبی آخر الزمان ﷺ کے گھر میں زندگی بسر کی، اور اپنی زندگیاں دینِ اسلام کی خدمت، علم و حکمت کی نشر و اشاعت، اور صبر و استقامت کی عظیم مثالیں رقم کرنے میں صرف کر دیں۔

یہ وہ خواتین ہیں، جن کے گھروں میں قرآن نازل ہوا، جنھوں نے امت کو نہ صرف نبی کریم ﷺ کی ذاتی و گھریلو زندگی سے واقف کروایا بلکہ علم، فہم، صبر، حیاء، سخاوت اور عبادت کا ایسا نمونہ پیش کیا جو قیامت تک آنے والی عورتوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ امہات المؤمنین صرف نبی کریم ﷺ کی ازواج نہیں، بلکہ امت کی روحانی مائیں ہیں۔ ان کا ادب، ان کی تعظیم، ان کی محبت یہ سب ایمان کا تقاضا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ (الاحزاب:6)

ترجمہ " : نبی ﷺ مومنین کے حق میں ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں، اور آپ ﷺ کی ازواج ان کی مائیں ہیں۔"

ذرا سوچیے! جنہیں خود قرآن نے "اہل ایمان کی مائیں" کہا، ان کے ادب و احترام میں کمی ایمان کے لیے خطرہ بن سکتی

ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت یا ازواج مطہرات میں سے کسی پر بھی طعن و تشنیع کرے گا وہ ایمان سے مردود اور دھتکارا ہوا سمجھا جائیگا کیونکہ مومن کبھی بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے سلسلے میں بدزبانی نہیں کرے گا اور عقل بھی اس بات کو قبول نہیں کرتی کہ ایک اچھا بیٹا اپنی ماں پر طعن و تشنیع کرے جبکہ امہات المومنین کا حق ہم پر ہماری حقیقی ماؤں سے زیادہ ہے۔

آج جب فتنوں کا دور ہے، تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے، تو جملہ اہل علم مومنین کی ذمہ داری ہے کہ امت کو ان عظیم ہستیوں کا صحیح تعارف دیں، تاکہ دلوں میں محبت، وفا، اور عقیدت کے چراغ جلیں۔ ان کی سیرتوں کا مطالعہ نہ صرف ہمارے ایمان کو تازہ کرتا ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے تعلق کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ آیئے، ان کے مختصر حالات و فضائل پر روشنی ڈالتے ہیں تاکہ ہم ان سے سیکھیں اور ان کا ادب اور ان کی تعظیم دل و جان سے بجالائیں۔

امہات المؤمنین کو اعمال صالحہ کے دوگنا ثواب کی نوید

امہات المؤمنین کو اعمال صالحہ پر دوگنا اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی، ارشاد باری ہے:

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۔ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا۔ (الاحزاب:31)

اور تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے، اور نیک کام کرے ہم اسے دوہرا اجر عطا کریں گے، اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

اس آیت کریمہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ان کے نیک اعمال پر دوہرا ثواب دیا جائے گا، یعنی کسی بھی نیکی پر عامۃ الناس کو دس نیکیاں ملتی ہیں تو ازواج مطہرات کو بیس نیکیاں ملیں گی۔

امہات المؤمنین جیسی کوئی بھی خاتون نہیں

کوئی بھی خاتون فضل و کمال میں ازواج مطہرات کا ہم پلہ نہیں ہو سکتی، ارشاد باری ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ (الاحزاب:32)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو تو تم کسی عورت کی طرح نہیں ہو سکتیں۔

یعنی فضل وکمال میں کوئی عورت ازواج مطہرات کے ہم پلہ نہیں ہوسکتی، کیوں کہ فضیلت کا معیار دو چیزیں ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کی معرفت اور خشیت، دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور محبت، اور حضرات ازواج مطہرات کو یہ دونوں کمالات بدرجہ اتم حاصل ہیں، اسی لیے وہ تمام خواتین میں افضل اور سب پر فائق ہیں۔

ازواج مطہرات سے نکاح حرام فرمایا گیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات سے نکاح حرام قطعی قرار دیا گیا، ارشاد باری ہے:

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا۔ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (الاحزاب: 53-54)

اور تمھیں اس بات کی اجازت نہیں کہ رسول اللہ کو ایذا دو، اور نہ اس بات کی اجازت ہے کہ ان کے بعد ان کی بیبیوں سے نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ اور اگر تم اپنے دل میں کوئی بات چھپاؤ یا ظاہر کردو تو اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

امہات المؤمنین کی شان وعظمت اور ان کی تعلیم وتربیت خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار بیان فرمائی ہے جس سے ان کے بلند پایہ مقام کی وضاحت ہوتی ہے لیکن اختصار کے پیش نظر انہی آیات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اب امہات المؤمنین کے مختصر فضائل وکمالات حصول برکت کیلئے ذکر کرتے ہیں۔

آیتِ تطہیر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اہلبیت میں شامل ہیں

مسلک حق اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات لفظ ''اہل بیت'' میں داخل ہیں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں اہل بیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ آپ کی صاحبزادیاں آپ کے داماد حضرت علی اور آپ کے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین اور آپ کے چچا حضرت عباس اور ان کی اولاد اور دوسرے رشتہ دار بھی داخل ہیں۔ ازواج مطہرات اہل بیت میں اولا اس لئے داخل ہیں کہ عرف میں اہل بیت میں بیویاں ضرور داخل ہوتی ہیں۔

ثانیا اس وجہ سے کہ ازواج مطہرات کے اہل بیت میں شامل ہونے پر قرآن کریم کی نص قطعی ہے۔ قرآن حکیم میں واضح ارشاد ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔ (سورت الاحزاب 33)

یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ ازواج مطہرات، اہل بیت ہیں۔ کیونکہ یہ ایک رکوع کی آیات میں شامل ہے۔ یہ رکوع آیت نمبر 28 "یا ایھا النبی قل لازواجك" سے شروع ہوا ہے اور مذکورہ آیات پر آکر ختم ہوا اس میں سارا خطاب ازواج مطہرات سے ہے۔ اس رکوع میں اول سے لیکر آخر تک چھبیس 26 صیغے اور ضمیریں مونث کی لائی گئی ہیں جو سب کی سب بلاشبہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف راجع ہیں۔

اس لئے ازواج مطہرات کا "اہل بیت" میں داخل ہونا تو قرآن مجید کی اس نص قطعی سے ثابت ہوا۔ باقی سیدنا حضرت علی، سیدہ حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کا اہل بیت" میں داخل ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے مزکورہ بالا آیت کریمہ میں اہلِ بیت سے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی اُن کے متعلق ہو رہا ہے۔ بقیہ نفوس قدسیہ یعنی خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ کا اہلِ بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔

امام فخر الدین رازی کا موقف

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں: اہل بیت کے تعین میں مختلف اقوال ہیں اول یہ ہے یہ کہا جائے کہ آپ کے اہل بیت 'آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج ہیں' اور حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی ان میں سے ہیں' کیونکہ آپ کی بیٹی کی واسطے سے وہ بھی آپ کیا اہل بیت سے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۹ ص ۱۶۸' دار احیاء التراث العربی بیروت' ۱۴۱۵ھ)

علامہ اسماعیل حقی کا موقف

علامہ اسماعیل حقی حنفی متوفی لکھتے ہیں: اس آیت میں اس پر قوی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج آپ کے اہل بیت سے ہیں اور اس میں ایک خاص گروہ کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اہل بیت حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے ساتھ مخصوص ہیں کیونکہ ایک دن نبی کریم ﷺ سیاہ چادر لے کر آئے پھر حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین کو اس چادر میں داخل کر کے یہ آیت پڑھی: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا، یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حضرات اہل بیت سے ہیں، اس پر دلالت نہیں کرتی کہ ان کے علاوہ دیگر حضرات اہل بیت سے نہیں اور اگر بالفرض اس کی یہ دلالت ہو بھی تو قرآن مجید کی اس نص صریح کے مقابلہ میں اس روایت کا اعتبار نہیں ہو گا کیونکہ یہ آیت ازواج مطہرات کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۹۷، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ)

قرآنی آیات سے استدلال

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قالوا أتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ و برکٰتُہ علیکم اھل البیت۔　　(ھود: ۷۳)۔

ترجمہ: فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے ابراہیم علیہ السلام نبی کے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

فرشتوں نے حضرت سارہ (ابراہیم علیہ السلام کی بیوی) سے خطاب کرتے ہوئے کہا: علیکم اھل البیت یعنی "تم پر اے اہلِ بیت! یہاں بیوی کو "اھلِ بیت" کہا گیا، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ بیویاں اہلِ بیت میں شامل ہوتی ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمان خداوندی ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کے متعلق ارشاد ہے: فقال لاھلہ امکثوآ انی انست نارا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے کہا تم ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔　　(سورہ طہ: ۱۰)

اس آیت سے واضح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو "اہل "(اہل و عیال) کہا، یعنی وہ ان کے گھر والے تھے۔اہل کا اطلاق یہاں بھی زوجہ پر ہوا۔

نیز عزیز مصر کی بیوی کے متعلق ارشاد ہے: قالت ما جزآء من اراد باهلك سوٓءًا إلَّا ان يسجن۔ (سورہ یوسف: ۲۵)۔

وہ کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی یہی سزا ہے کہ اس کو قید کر دیا جائے۔

یہاں بھی "بِأَهْلِكَ "سے مراد ہے "تمہاری بیوی"۔واضح ہوا کہ اہل کا لفظ بیوی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس لیے "اہلِ بیت "کے مفہوم میں بیوی بھی داخل ہے۔

بیوی اور بچوں کے متعلق ارشاد ہے: فاستجبنا له فكشفنا ما به من ضر واتينه اهله و مثلهم معهم۔(سورہ الانبیا: ۸٤)۔

ترجمہ: سو ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا سن لی اور ان کو جو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ہم نے ان کو اہل و عیال عطا فرمائے اور ان کے ساتھ ان کی مثل بھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کے "اہل "لوٹا دیے۔اس میں بیوی اور اولاد دونوں شامل ہیں۔پس "اہل "کا مفہوم قرآن میں زوجہ کے لیے عام ہے، اور یہی اصول نبی ﷺ کی ازواج کے بارے میں بھی لاگو ہوتا ہے۔

جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غزوہ بنو المصطلق میں بدکاری کی تہمت لگائی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس تہمت سے برأت بیان کرتے ہوئے فرمایا: یامعشر المسلمین من یعذ رنی من رجل قد بلغنی عنه اذاہ فی اهلی واللہ ماعلمت علی اهلی الاخیرا۔اے مسلمانو! اس شخص کے معاملہ میں میری مدد کون کرے گا جس کی اذیت اب میری بیوی کے متعلق پہنچ چکی ہے ' اللہ کی قسم مجھے اپنی بیوی کے متعلق سوا خیر کے اور کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

یہاں نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو "أهلي "(میری اہل) فرمایا۔یعنی بیوی کو نبی ﷺ نے اپنے اہلِ بیت میں شمار فرمایا۔یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے ازواج کو "اہلی "کہہ کر قرآن کے لفظ "اہلِ بیت "کا مفہوم کھول دیا۔

آیتِ تطہیر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اہلبیت میں شامل ہیں

مسلک حق اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات لفظ ''اہل بیت''میں داخل ہیں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں اہل بیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ آپ کی صاجزادیاں آپ کے داماد حضرت علی اور آپ کے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین اور آپ کے چچا حضرت عباس اور ان کی اولاد اور دوسرے رشتہ دار بھی داخل ہیں۔ازواج مطہرات اہل بیت میں اولا اس لئے داخل ہیں کہ عرف میں اہل بیت میں بیویاں ضرور داخل ہوتی ہیں۔

ثانیا اس وجہ سے کہ ازواج مطہرات کے اہل بیت میں شامل ہونے پر قرآن کریم کی نص قطعی ہے۔قرآن حکیم میں واضح ارشاد ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔(سورت الاحزاب 33)

یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ ازواج مطہرات،اہل بیت ہیں۔کیونکہ یہ ایک رکوع کی آیات میں شامل ہے-یہ رکوع آیت نمبر 28 "یا ایھا النبی قل لازواجك'' سے شروع ہوا ہے اور مذکورہ آیات پر آکر ختم ہوا اس میں سارا خطاب ازواج مطہرات سے ہے۔اس رکوع میں اول سے لیکر آخر تک چھبیس 26 صیغے اور ضمیریں مونث کی لائی گئی ہیں جو سب کی سب بلاشبہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کی طرف راجع ہیں۔

اس لئے ازواج مطہرات کا''اہل بیت''میں داخل ہونا تو قرآن مجید کی اس نص قطعی سے ثابت ہوا۔باقی سیدنا حضرت علی،سیدہ حضرت فاطمہ،حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنھم کا اہل بیت''میں داخل ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے

مزکورہ بالا آیت کریمہ میں اہلِ بیت سے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی اُن کے متعلق ہو رہا ہے۔بقیہ نفوس قدسیہ یعنی خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ کا اہلِ بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔

امام فخر الدین رازی کا موقف

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں: اہل بیت کے تعین میں مختلف اقوال ہیں اول یہ ہے یہ کہا جائے کہ آپ کے اہل بیت، آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج ہیں، اور حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی ان میں سے ہیں، کیونکہ آپ کی بیٹی کی واسطے سے وہ بھی آپ کیا اہل بیت سے ہیں۔　　(تفسیر کبیر ج ۹ ص ۱۶۸، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ اسماعیل حقی کا موقف

علامہ اسماعیل حقی حنفی متوفی لکھتے ہیں: اس آیت میں اس پر قوی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج آپ کے اہل بیت سے ہیں اور اس میں ایک خاص گروہ کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اہل بیت حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے ساتھ مخصوص ہیں کیونکہ ایک دن نبی کریم ﷺ سیاہ چادر لے کر آئے پھر حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین کو اس چادر میں داخل کر کے یہ آیت پڑھی: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا، یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حضرات اہل بیت سے ہیں، اس پر دلالت نہیں کرتی کہ ان کے علاوہ دیگر حضرات اہل بیت سے نہیں اور اگر بالفرض اس کی یہ دلالت ہو بھی تو قرآن مجید کی اس نص صریح کے مقابلہ میں اس روایت کا اعتبار نہیں ہو گا کیونکہ یہ آیت ازواج مطہرات کے متعلق نازل ہوئی ہے۔　　(تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۹۷، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ)

قرآنی آیات سے استدلال

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قالوا اَتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ و برکٰتُہ علیکم اھل البیت۔　　(ھود: ۷۳)۔

ترجمہ: فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے ابراہیم علیہ السلام نبی کے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

فرشتوں نے حضرت سارہ (ابراہیم علیہ السلام کی بیوی) سے خطاب کرتے ہوئے کہا: علیکم اھل البیت یعنی "تم پر اے اہلِ بیت! یہاں بیوی کو "اہلِ بیت" کہا گیا، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ بیویاں اہلِ بیت میں شامل ہوتی ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمان خداوندی ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کے متعلق ارشاد ہے: فقال لاھلہ امکثوا انی انست نارا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے کہا تم ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔　　(سورہ طہٰ: ۱۰)

اس آیت سے واضح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو "اہل" (اہل و عیال) کہا، یعنی وہ ان کے گھر والے تھے۔ اہل کا اطلاق یہاں بھی زوجہ پر ہوا۔

نیز عزیز مصر کی بیوی کے متعلق ارشاد ہے: قالت ما جزآء من اراد باهلك سوءًا الّا ان یسجن۔ (سورہ یوسف: ۲۵)۔

وہ کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی یہی سزا ہے کہ اس کو قید کر دیا جائے۔

یہاں بھی "بِأَهْلِكَ" سے مراد ہے "تمہاری بیوی"۔ واضح ہوا کہ اہل کا لفظ بیوی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس لیے "اہلِ بیت" کے مفہوم میں بیوی بھی داخل ہے۔

بیوی اور بچوں کے متعلق ارشاد ہے: فاستجبنا له فکشفنا ما به من ضر و اتینه اهله و مثلهم معهم۔ (سورہ الانبیا: ۸۴)۔

ترجمہ: سو ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا سن لی اور ان کو جو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ہم نے ان کو اہل و عیال عطا فرمائے اور ان کے ساتھ ان کی مثل بھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کے "اہل" لوٹا دیے۔ اس میں بیوی اور اولاد دونوں شامل ہیں۔ پس "اہل" کا مفہوم قرآن میں زوجہ کے لیے عام ہے، اور یہی اصول نبی ﷺ کی ازواج کے بارے میں بھی لاگو ہوتا ہے۔

جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غزوہ بنو المصطلق میں بدکاری کی تہمت لگائی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس تہمت سے برأت بیان کرتے ہوئے فرمایا: یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی عنه اذاہ فی اهلی واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا۔ اے مسلمانو! اس شخص کے معاملہ میں میری مدد کون کرے گا جس کی اذیت اب میری بیوی کے متعلق پہنچ چکی ہے، اللہ کی قسم مجھے اپنی بیوی کے متعلق سوا خیر کے اور کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

یہاں نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو "أهلی" (میری اہل) فرمایا۔ یعنی بیوی کو نبی ﷺ نے اپنے اہلِ بیت میں شمار فرمایا۔ یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے ازواج کو "اہلی" کہہ کر قرآن کے لفظ "اہلِ بیت" کا مفہوم کھول دیا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی شان و عظمت

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی اور دین اسلام کی تصدیق کرنے والی تھیں۔ آپکو حضور ﷺ کی پہلی زوجہ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا خاندان

قریش کی ممتاز اور باوقار خاتون تھیں۔ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا حسن سیرت، اعلیٰ اخلاق، بلند کردار اور شرافت ومرتبہ کی وجہ سے مکہ مکرمہ اور ارد گرد کے علاقے میں ''طاہرہ'' کے پاکیزہ لقب سے مشہور تھیں۔ غریب پروری اور سخاوت حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی امتیازی خصوصیات تھیں۔

رب تعالیٰ اور حضرت جبریل علیہ السلام کا آپ کی طرف سلام بھیجنا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّي جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔'' (متفق علیہ)

بہترین خواتین میں حضرت خدیجہ الکبریٰ بھی شامل ہیں

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خَيْرُ نِسَاءِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. اپنے زمانے کی سب سے افضل عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے افضل عورت خدیجہ ہیں۔'' (متفق علیہ)

یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا فَقَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِينَ.

کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنھن ہیں   (مستدرک للحاکم)

عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی ہیں

''امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَصَدَّقَ بِرَسُوْلِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔''   (مستدرک للحاکم)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ کے رشک بھرے سوال پر حضور ﷺ کا حضرت خدیجہ کی تعریف کرنا

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی طویل روایت کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ نے رشک بھرے انداز میں سوال کرتی ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ سرخ رخساروں والی (حضرت خدیجہ) کا تذکرہ بہت زیادہ فرماتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا أَبْدَلَنِيَ اللهُ عزوجل خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَبِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ وَرَزَقَنِيَ اللهُ عزوجل وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا نہ فرمائی''   (مسند احمد بن حنبل)

آپ کے فضائل و کمالات

حضور پر نور ﷺ سے رشتہ زوجیت کے بعد مکہ کی کامیاب تاجرہ کی حیثیت عام عورتوں جیسی نہیں رہی بلکہ انہیں ام المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنهَا ہونے کا اعزاز ملا، محسنہ اسلام ہونے کا شرف ملا۔ حضور کی غمگسار زوجہ ہونے کا شرف

ملا۔ پھر حضور کو بھی آپ سے بے پناہ محبت تھی آپ نے ام المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھَا کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہیں کیا، آپ کی مفارقت کے بعد اکثر حضور ﷺ آپ کا تذکرہ کیا کرتے تھے، آپ سے تعلق رکھنے والے رشتوں کا بھی احترام فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ کاشانہ اقدس میں آنے والے تحائف کو ام المؤمنین کی سہلیوں کے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقام

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ تَرَى مَا لاَ أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن آپ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔ (صحیح بخاری)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ نبی کریم ﷺ کو بہت زیادہ محبوب تھیں

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: إِنَّهَا (أَي عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.
رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔'' (سنن ابو داؤد)

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصویر لے کر آئے

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو۔ اور مجھے کہا گیا کہ:: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، یہ آپ کی بیوی ہے۔ فَاكْشَفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ. سو پردہ ہٹا کر دیکھے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔'' (متفق علیہ)

دوسری روایت ترمذی شریف میں اس طرح ہے: عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دنیا وآخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔ (ترمذی)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا علمی مقام

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

ترجمہ: ہم اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پا لیتے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ تھیں

''حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والیں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔'' (المستدرک للحاکم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔

''حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ

ترجمہ: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔'' (ترمذی)

حضور ﷺ کو تحائف پیش کرنے کیلئے انتظار کرنا

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔۔

ترجمہ: لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا چاہتے تھے۔"　(متفق علیہ)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ سب کچھ صدقہ فرمادیتی تھیں

"حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كَانَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَ هَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت اس کا صدقہ فرمادیتیں۔"　(بخاری)

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان و عظمت

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا حَفْصَة، أَتَانِي جِبْرِيلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّة.

ترجمہ: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔"　(المعجم الاوسط)

امّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی شان و عظمت

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بہت ہی ذہین و فطین، صائب الرائے، ذی علم اور حسن اخلاق کا پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ درجہ اجتہاد پر فائز تھیں، آپ کا شمار محدثین صحابہ و صحابیات میں ہوتا ہے۔ یوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی تمام ازواج عالمہ فاضلہ اور صاحب فضل و کمال تھیں لیکن ان میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کوئی جواب نہ تھا۔ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسن و جمال کے ساتھ ساتھ عقل وفہم کے کمال کا بھی ایک بے مثال نمونہ تھیں۔ فقہ وحدیث میں بھی ان کی مہارت خصوصی طور پر ممتاز تھی۔ تین سو اٹھتر حدیثیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین حدیث میں ان کے شاگرد ہیں اور ان سے روایت لینے والوں میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ بھی شامل ہیں۔ مدینہ منورہ میں چوراسی برس کی عمر پاکر وصال فرمایا۔ (زرقانی)

نبی کریم ﷺ سے نکاح

حضرت ابو سلمہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ لڑائی کے دوران جو زخم آئے کچھ عرصہ مندمل نہ ہونے کے بعد جاں بر نہ ہو سکے اور انہی زخموں کی وجہ سے ۴ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر ابو سلمہ کے وصال کے بعد اس دعا کو اپنا ورد بنالیا ہے جسے حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے مسلمان کو مصیبت کے وقت پڑھنے کی تعلیم فرمائی وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ أجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل مجھے اجر دے میری مصیبت میں اور میرے لیے اس سے بہتر قائم مقام بنا'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو پڑھتی تھی اور اپنے دل میں کہتی کہ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہو گا۔ لیکن چونکہ یہ ارشاد رسول اکرم ﷺ کا تھا اس لیے اسے میں ورد زبان رکھتی۔

دوسری روایت میں ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو میت کے سرہانے موجود ہو وہ اچھی دعا مانگے، اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ان کے فراق میں کیا کہوں ﷺ نے فرمایا: یہ کہو ''اے اللہ! عزوجل انہیں اور مجھے بخش دے اور میری عاقبت کو اچھی بنا۔ پھر میں اسی دعا پر قائم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر عوض عطا فرمایا۔ اور وہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شان و عظمت

''ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ صَلَّى اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔''

نبی کریم ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہونا

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے نکاح کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر عبید اللہ بن جحش کا انتقال ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے۔ اے ام المومنین میں خواب میں ہی چونک گئی پھر اس خواب کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ ان شاءاللہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی زوجیت نصیب ہوگی۔

اس کے بعد جب میری عدت مکمل ہوئی تو شاہ حبشہ نجاشی کا ایک قاصد میرے گھر آیا وہ ایک باندی تھی جس کا نام (ابرہہ) تھا اس نے مجھے کہا کہ بادشاہ سلامت نے تمہارے لیے پیغام بجھوایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مکتوب آیا ہے کہ میں تمہارا نکاح ان سے کردوں۔ یہ سنتے ہی حضرت ام حبیبہ نے پیغام لانے والی باندی کو دعا دی اور اسی خوشی میں اپنے کنگن، پازیب اور انگوٹھی اتار کر اسے انعام کی صورت میں دے دی۔ بادشاہ کے پیغام کے مطابق انہوں نے اپنے رشتہ دار خالد بن سعید کو اپنا وکیل مقرر کیا۔ شام کو نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ سمیت حبشہ میں موجود تمام مسلمانوں کو بلوایا اور ان کی موجودگی میں توحید و رسالت کے اقرار پر مشتمل خطبہ پڑھا اور کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا ہے کہ میں ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ ان کا نکاح کرادوں تو میں نے ان کے حکم کے مطابق یہ نکاح کر دیا ہے اور اس کا مہر چار سو دینار مقرر کیا ہے جو میں خود ادا کر رہا ہوں۔　　(طبقات ابن سعد)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ ؓ فطرتاً نہایت نیک مزاج تھیں۔ سورہ الممتحنہ کی آیت نمبر 7 کے بارے میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ وہ ان کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً الخ　(الممتحنۃ،7:60)

''اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ تم میں اور ان لوگوں میں سے جن سے تمہاری عداوت ہے، دوستی کر دے۔''

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کا حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح ہوا اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔　(طبقات ابن سعد)

اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی شان و عظمت

حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے وصال کے بعد سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالہ عقد میں آئیں ، مؤرخین کی تصریحات کے مطابق ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سب سے پہلی خاتون جنہیں ام المؤمنین ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم سودة فى رمضان سنة عشرة من النبوة بعد وفات خديجة وقبل تزوج عائشه ودخل بها بمكة وهاجرالى المدينة"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد رمضان المبارک 10 نبوی میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور یہ نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے فرمایا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آ گئیں اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ازواج مطہرات میں سے زیادہ محبوب خاتون

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں رونگٹے کی طرح ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی۔

فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم لِعَائِشَةَ۔ جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی

باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔"   (صحیح مسلم)

اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شان وعظمت

حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ.
میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔   (متفق علیہ)

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ.
تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔"   (صحیح بخاری)

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ دیندار اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان فرماتی ہیں:

لَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ، وَأَتْقَى لِلّٰهِ، وَأَصْدَقَ حَدِيْثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِذَالاً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الخ

ترجمہ: حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ وخیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں۔   (صحیح مسلم)

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شان وعظمت

ان کے والد کا نام حارث بن حزن ہے اور ان کی والدہ ہند بنت عوف ہیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پہلے ''برہ'' تھا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر ''میمونہ'' (برکت دہندہ) رکھ دیا۔ یہ پہلے ابورہم بن عبد العزیٰ کے نکاح میں تھیں مگر جب حضور ﷺ ۷ ھ میں عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو یہ بیوہ ہو چکی تھیں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی اور آپ نے ان سے نکاح فرمالیا اور عمرۃ القضاء سے واپسی پر مقام ''سرف'' میں ان کو اپنی صحبت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کل چھہتر حدیثیں مروی ہیں جن میں سے سات حدیثیں ایسی ہیں جو بخاری و مسلم دونوں کتابوں میں مذکور ہیں اور ایک حدیث صرف بخاری میں ہے اور ایک ایسی حدیث ہے جو صرف مسلم میں ہے اور باقی حدیثیں احادیث کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں۔

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی شان وعظمت

اسلام لانے سے پہلے آپ کا نام بَرّہ بنتِ حارث تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بَرّہ نام رکھنے کو ناپسند فرماتے تھے اور اگر یہ نام کسی کا ہوتا تو تبدیل فرمادیتے، اس لئے فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ آپ نے ان کا نام بَرّہ سے تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا۔ (المستدرک)

آپ رضی اللہ عنھا کا تعلق قبیلہ بنی مصطلق سے تھا، حضور علیہ السلام سے نکاح سے پہلے آپ مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بااخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے عبادت کرنے والی بھی تھیں۔ صحیح مسلم میں آتا ہے: ایک مرتبہ حضور ﷺ ان کے پاس سے فجر کی نماز کے بعد تشریف لے گئے حضرت جویریہ اس وقت اپنی سجدہ گاہ میں تھیں پھر سرکار ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف آئے تو حضرت جویریہ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم تب سے یہیں بیٹھی ہو جیسا میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عرض کی: جی ہاں! تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے بعد) یعنی تمہارے پاس سے جانے کے بعد 4 (ایسے کلمات تین بار پڑھے ہیں کہ تم نے دن

بھر میں جو کچھ بھی پڑھا اگر اس سے ان 4 کلمات کا وزن کیا جائے تو وہ 4 کلمات بھاری ہو جائیں گے۔) وہ کلمات یہ ہیں
: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (صحیح مسلم)

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی شان وعظمت

ان کا اصلی نام زینب تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ''صفیہ'' رکھ دیا۔ یہ یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کے سردار اعظم حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں اور ان کی ماں کا نام ضرہ بنت سموئل ہے۔ یہ خاندان بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا شوہر کنانہ بن ابی الحقیق بھی بنو نضیر کا رئیس اعظم تھا جو جنگ خیبر میں قتل ہو گیا۔

خلاصہ کلام

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی پاکیزہ زندگیاں، ان کی دینی خدمات، فہم وفراست، صبر واستقامت، اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا رفیقانہ تعلق امت کے لیے ایک عظیم نمونہ ہے۔ اگرچہ اس مختصر خطبے میں ان کے تمام کمالات وفضائل کا احاطہ ممکن نہ تھا، تاہم ہم نے اختصار کے ساتھ چند نمایاں پہلو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کچھ لکھا گیا، وہ محض ایک جھلک ہے ان ہستیوں کے بحرِ علم وتقویٰ کی، باقی رہ جانے والے پہلو مزید تحقیق ومطالعے کے متقاضی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں امہات المؤمنین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان کی محبت اور ادب دل میں رکھنے والا بنائے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین